سوال

(324)حج فوری طور پر واجب ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حج کب فرض ہوا تھا اور بات کی کیا دلیل ہے کہ حج فوری طور پر واجب ہے یا یہ تاخیر سے واجب ہوتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صحیح قول کے مطابق حج 9ھ میں فرض ہوا تھا۔ یہ وہی سال ہے جس میں مختلف وفود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور اسی سال سورہ آل عمران نازل ہوئی جس میں یہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ البَيتِ مَنِ استَطاعَ إِلَيهِ سَبيلًا ﴿٩٧﴾... سورة آل عمران

''اور لوگوں پر اللہ کا حق (یعنی فرض) ہے کہ جو اس گھر تک جانے کا مقدور رکھے، وہ اسی کا حج کرے۔''

یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ حج فوری طور واجب ہے کیونکہ امر (یعنی حکم) کا تقاضا یہ ہے کہ اسے فورا ادا کیا جائے۔ امام احمد رحمة اللہ علیہ اور اہل سنن نے یہ روایت بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(تعجلوا الی الحج یعنی الفریضة فان احدکم لایدري ما یعرض له) (مسند احمد: 313/1)

''حج یعنی فرض کو جلد ادا کرو کیونکہ تم میں سے کوئی یہ نہیں جانتا کہ اسے کل کیا حالات دوپیش ہوں۔''

ایک اور روایت میں الفاظ یہ ہیں:

(من اراد الحج فلیتعجل فانه قد یمرض المریض' وتضل الراحلة' وتعرض الحاجة) (سنن ابن ماجه' المناسک' باب الخروج الی الحج' ح: 2883 ومسند احمد: 355/1 واللفظ له)

''جو شخص حج کا ارادہ کرے تو اسے جلدی کرنا چاہیے کیونکہ اسے کوئی مرض لاحق ہو سکتا ہے، سواری گم ہو سکتی ہے اور کوئی ضرورت و حاجت پیش آ سکتی ہے۔''

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ حج فوری طور پر نہیں بلکہ تاخیر سے ادا کیا جائے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دس ہجری تک مؤخر کر کے ادا فرمایا تھا لیکن اس کا جواب یہ دیا جا سکتا ہے کہ آپ نے اسے صرف ایک سال مؤخر کیا ہے کیونکہ آپ کا ارادہ یہ تھا کہ پہلے بیت اللہ کو مشرکوں، برہنہ ہو کر حج کرنے والوں اور بدعات سے پاک فرما دیں۔ چنانچہ جب ان سب سے آپ نے بیت اللہ کو پاک کر دیا تو پھر اس کے بعد والے سال حج ادا فرمایا۔ حج فوری طور پر ادا کرنا اس لیے بھی واجب ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کے ادا کرنے سے پہلے موت آجائے اور دانستہ تاخیر کرنے کی وجہ سے انسان اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہو جائے کیونکہ حدیث میں ہے :

(من ملک زادا وراحلة تبلغه الی بیت الله ولم یحج فلا علیه ان یموت یهودیا او نصرانیا) (جامع الترمذي 'الحج' باب ما جاء من التغلیظ فی ترک الحج 'ح: 812)

''جو شخص زاد راہ اور ایسی سواری کا مالک ہو جو اسے بیت اللہ تک پہنچا سکتی ہو اور پھر حج نہ کرے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ وہ یہودی یا عیسائی کی حیثیت میں مر جائے۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب المناسک : ج 2 صفحہ 243

محدث فتویٰ